Date: ______________

سوال

In the light of "ان الصلاۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر" Describe the advantages and effects of prayer.

جواب

تعارف:

ان الصلاۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر

"بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے"

سورۃ العنکبوت کی آیت نمبر 45 میں اللہ تعالیٰ نے نماز کی اہمیت کو بیان کیا ہے کہ یہ بے حیائی اور برے کاموں سے روکنے کا ایک موثر ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دن میں پانچ مرتبہ مسلمانوں پر نماز فرض کی ہے۔ اسے تمام انبیاء کی شریعت میں ایک مرکزی حیثیت حاصل رہی۔ نماز کا ذکر قرآن پاک میں 700 سے زائد مرتبہ آیا ہے اور تقریباً 27 مرتبہ "اقیموا الصلوٰۃ" قرآن پاک میں آیا ہے۔ نماز کے ذریعے تزکیہ نفس ہوتا ہے اور انسان بہت سی برائیوں اور گناہوں سے بچ جاتا ہے۔ نماز نہ صرف انفرادی طور پر گناہوں اور برے کاموں کو روکنے کا ایک موثر ذریعہ ہے بلکہ اجتماعی طور پر بھی معاشرے کی اصلاح کا ذریعہ ہے۔ ایک مسلمان جب دن میں پانچ مرتبہ اللہ کے سامنے پیش ہوتا ہے اور ایسا کرتا ہے تو اسے اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ وہ خود مختار نہیں بلکہ اپنے ہر عمل کا جوابدہ ہے اور یہ جوابدہی کا احساس اسے بہت سی برائیوں سے بچاتا ہے۔ نماز انسان کے لیے قرب الٰہی حاصل کرنے، اللہ کی بندگی اور روحانی غذا، گناہوں سے حفاظت اور تعمیر سیرت میں ایک موثر کردار ادا کرتی ہے۔

وضاحت:

ان الصلوٰۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر

اس آیت میں نماز کو دو طرح کے گناہوں سے

روکنے کا ایک موثر ذریعہ بیان کیا گیا ہے۔

بے حیائی سے روکنا:

نماز انسان کو بے حیائی سے روکتی ہے
ایک انسان جب دن میں پانچ مرتبہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے تو اس طرح سے اس کے اندر احساس پیدا ہوتا ہے کہ میں اللہ کے سامنے دن میں پانچ مرتبہ حاضر ہوتا ہے مجھے ان کاموں سے اجتناب کرنا چاہیے جن سے اللہ ناراض ہو لہذا وہ بے حیائی کے کاموں سے اجتناب کرتا ہے جیسے **حسد کرنا، تکبر، لالچ و حرص، جھوٹ بولنا اور دیگر فحش کاموں** سے اپنے آپ کو محفوظ رکھتا ہے کیونکہ اللہ کے سامنے دن میں پانچ بار حاضر ہونا اس کو احساس دلاتا ہے کہ اُسے ان تمام بے حیائی کے کاموں سے دور رہنا ہے جو اللہ کی ناراضگی کا باعث بنتے ہوں۔ کیونکہ اگر انسان نماز پڑھنے کے باوجود بے حیائی کے کاموں میں ملوث ہو تو وہ کس منہ سے اللہ کی بارگاہ میں نماز کیلئے حاضر ہو گا۔

برے کاموں سے روکنا:

نماز انسان کو برے کاموں یعنی گناہوں سے بھی روکتی ہے۔ برے کاموں سے مراد ایسے گناہ ہیں جیسے اسلام میں قتل کرنے پر قصاص کی سزا ہے اسی طرح چوری کرنے پر ہاتھ کاٹ دینے کی سزا ہے۔ اب جو ایک شخص جو نماز ادا کرتا ہے اس میں اللہ کا ڈر پیدا ہوتا ہے لہذا وہ ان تمام گناہوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔

دین میں نماز کو باجماعت اور خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنے کا حکم ہے۔ اب خشوع و خضوع سے مراد یہ نہیں ہے کہ انسان اونچی آواز میں قرات کرنا شروع کر دے بلکہ اس سے مراد یہی ہے کہ انسان تمام تر توجہ کے ساتھ نماز ادا کرے اور جب وہ یہ کہ

Date:

ہے تو اس میں احساس پیدا ہوتا ہے کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے، اور یہ احساس انسان میں اللہ کی بندگی کا احساس پیدا کرتا ہے اور ان تمام گناہوں سے بچاتا ہے جن کے کرنے پر اسلام میں سزا رکھی گئی ہے۔

نماز گناہوں کو روکنے کے ساتھ بخشش کا بھی ذریعہ:

انسان جتنا وقت نماز کی ادائیگی میں لگاتا ہے اتنا وقت تو انسان برائیوں سے بچا رہتا ہے اور نماز کی ادائیگی سے انسان کے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ نماز انسان میں احساس شرمندگی پیدا کرتی ہے کہ میں نماز پڑھتا ہوں اگر میں گناہ کروں گا تو لوگ کیا کہیں گے۔ نماز گناہوں سے روکتی ہی نہیں بلکہ گناہوں کی بخشش کا بھی ذریعہ ہے۔ اللہ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

ان الذین امنوا و عملوا الصالحات واقاموا الصلاۃ واتوا الزکوٰۃ لھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

"جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے اور نماز کو قائم رکھا اور زکوٰۃ دیتے رہے تو رب کے پاس ان کا اجر ہے اور ان پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔"

نماز کے اثرات و ثمرات

۱. جہنم کی آگ سے بچاؤ کا ذریعہ:

نماز جہنم کی آگ سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔ نماز انسانوں کو گناہوں سے محفوظ رکھتی ہے لہٰذا اس طرح سے یہ مسلمانوں کے لیے قیامت کے دن جہنم کی آگ سے بچنے کے لیے کام آئے گی۔ سورۃ المدثر کی آیت نمبر 42 اور 43 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

Date: ____________

ما سلککم فی سقر

کس چیز نے تمہیں دوزخ میں ڈالا

قالو لم نک من المصلین

وہ کہیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے

(2) گناہوں کو صاف کرنے کا ذریعہ:

نماز گناہوں کو صاف کرتی ہے۔ صحیح بخاری اور مسلم میں حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور ﷺ نے صحابہ سے استفسار کیا کہ اگر تمہارے گھر کے سامنے سے نہر گزر رہی ہو اور تم اس میں پانچ وقت نہاؤ تو کیا تمہارے جسم پر کوئی میل کچیل باقی رہے گی؟ صحابہ نے جواب دیا نہیں۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے اللہ ان کے سبب سے گناہوں کو صاف کرتا ہے۔

(3) گناہوں کا جھڑنا:

حضرت ابوذر غفاری رض سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ خزاں کے موسم میں حضور ﷺ نے درخت کی شاخوں کو پکڑا اور ان سے پتے جھڑنے لگے تو حضور ﷺ نے ابوذر غفاری کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"جب مسلمان اللہ کو راضی کرنے کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اسی طرح سے جھڑتے ہیں جس طرح سے اس درخت کے پتے جھڑ رہے ہیں"

(4) قرب الٰہی:

انسان نماز کے ذریعے سے دن میں پانچ مرتبہ اللہ کا اپنے بندے سے تعلق قائم ہوتا

ہے۔ اللہ کی بندگی کا احساس پیدا ہوتا ہے اور انسان کو احساس ہوتا ہے کہ وہ اس دنیا میں اللہ کا نائب بنا کر بھیجا گیا ہے۔ قربِ الٰہی حاصل کرنے والا شخص اللہ کی نافرمانی سے دور رہتا ہے اور اس کی زندگی تعمیلِ احکام کا عملی نمونہ بن جاتی ہے۔

(5) احساسِ بندگی کا احساس:

نماز انسان کے اندر احساسِ بندگی کا احساس پیدا کرتی ہے۔ وہ تمام گناہوں سے باز رہتا ہے اور اس کے دل سے ہر قسم کا خوف اور غم دور ہو جاتا ہے۔ وہ نماز کے ذریعے اللہ سے چپکے چپکے باتیں کرتا ہے۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے:

ان احدکم اذا صلی یناجی ربه

گویا جب کوئی نماز پڑھتا ہے تو اپنے رب سے چپکے چپکے بات چیت کرتا ہے۔

(6) اجتماعی اور قانونی مساوات کا درس:

نماز اسلام میں رنگ و نسل کی بنیاد پر کوئی تفریق نہیں، محض تقویٰ کی بنیاد ہے۔ نماز میں تمام لوگ بغیر کسی تفریق کے، تمام گروہ، غریب طبقے سے تعلق رکھنے والا کندھے سے کندھا ملا کر ایک صف میں کھڑے ہوتے ہیں۔ اس طرح سے ایک مثالی معاشرہ تشکیل پا جاتا ہے اور جب تفریق نہیں ہوتی تو یہ ایک معاشرے کو **اجتماعی طور پر تکبر اور دیگر برائیوں سے بچاتا ہے۔**

ع

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا، نہ کوئی بندہ نواز

Date:

(7) اخوت و ہمدردی:

نماز کے ذریعے ایک انسان میں اخوت و ہمدردی کا احساس پیدا ہوتا ہے بلکہ ایک معاشرے میں یہ احساس پیدا ہوتا ہے۔ مسلمان دن میں 5 مرتبہ جب اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں تو نمازی ایک دوسرے کے دکھ درد سے واقف ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے دکھ اور خوشیوں سے واقف ہوتے ہیں اس طرح اخوت و ہمدردی کا یہ احساس ایک معاشرے کو اجتماعی طور پر بہت سی برائیوں سے بچا لیتا ہے۔

یہی مقصودِ فطرت ہے، یہی رمزِ مسلمانی
اخوت کی جہانگیری، محبت کی فراوانی

(8) اطاعتِ امیر:

دن میں پانچ مرتبہ مسلمان ایک امام یا امیر کے پیچھے نماز ادا کرتے ہیں اور اس سے پہلے کوئی نماز کا رکن ادا نہیں کرتے یہ ~~احساس~~ عمل انسان کے اندر اطاعتِ امیر کا احساس پیدا کرتا ہے اور پھر ایک مسلمان امیر کی اطاعت بجا لاتا ہے۔

(9) صالح سیرت:

نماز کے ذریعے ایک نمازی کی صالح سیرت تشکیل پاتی ہے۔ صالح سیرت، صالح نیت، اطاعتِ اللہ، اطاعتِ رسول ﷺ، اعلیٰ اخلاق اختیار کرنے، رذائل الاخلاق سے بچنے اور حقوق العباد کی ~~تشکیل~~ ادائیگی سے تشکیل پاتی ہے۔ نمازی شخص ایسی سیرت کا حامل ہوتا ہے۔

CamScanner

Date: ____________

15۔ فرض شناسی کا احساس:

جب انسان دنیاوی کاموں میں مشغول ہوتا ہے تو اچانک اذان کی آواز آتی ہے تو وہ کام چھوڑ کر اپنی نفسانی خواہشات پر قابو پا کر نماز کی ادائیگی کیلئے جاتا ہے۔ گویا نماز انسان کے ضمیر کو زندہ کرتی ہے پھر اس کو فرض شناس اور ذمہ دار بناتی ہے اور یہ خوبیاں انسان کو بہت سے دیگر گناہوں کا سے بھی بچالیتی ہے۔

حاصلِ کلام:

مولانا امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں کہ "اگر کوئی شخص نماز نہیں پڑھتا تو اُس کی مثال اس ڈرائیور کی ہے جو تیز رفتاری سے زندگی کی گاڑی چلا رہا ہے لیکن راستے میں آنے والے دائیں اور بائیں جو نشانات اُسے صحیح راستہ بتانے اور خطرات سے آگاہ کرنے کیلئے ہیں اُن سے بے پرواہ ہے تو ایسے ڈرائیور کا کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کس کھڈے میں اپنی گاڑی گرائے گا" حاصل کا خلاصہ کلام یہ ہے کہ نماز نہ صرف انفرادی بلکہ معاشرتی طور پر بہت سے اثرات مرتب کرتی ہے اور یہ روحانی، اخلاقی اور معاشرتی ہر لحاظ سے برائیوں سے بچنے کے حوالے سے ایک اہم مقام رکھتی ہے۔